مولانا مفتی محمد اسعد ثانی حقانی

آپ ۲۷ رمارچ ۱۹۷۵ء کو ضلع صوابی کے مشہور گاؤں شیرہ غنڈ میں حضرت مولانا ذاکر اللہ رحمہ اللہ کے ہاں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم وتربیت: ابتدائی تعلیم ناظرۂ قرآن خلاصہ کیدانی منیة المصلی مفید الطالبین اور نفحة الیمن وغیرہ اپنے والد مکرم سے پڑھیں۔ حفظِ قرآن کے لئے حافظ ثمر گل اور حافظ عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عصری تعلیم میٹرک تکمیل کرنے کے بعد مدرسہ حمایت الاسلام غلجی پشاور سے باقاعدہ درسِ نظامی کا آغاز کیا، اس کے بعد دارالعلوم فیصل آباد تشریف لائے اور چھ سال تک علمی پیاس بجھاتے رہے۔

تکمیل، فراغت ودستارِ فضیلت: تکمیل اور موقوف علیہ پڑھنے کے لئے مولانا قاضی حمید اللہ خان مدظلہ کے ہاں گوجرانوالہ آئے۔ بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس ترنگزئی سے دوبارہ مشکوٰۃ بیضاوی ہدایہ آخرین جلالین وغیرہ پڑھیں، اور آخر کار منبع علوم ومعارف ام المدارس دیوبند ثانی اور بین الاقوامی آزاد یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور دورۂ حدیث میں یہاں کے عبقری اساتذہ وشیوخ الحدیث سے استفادہ کیا اور ۲۰۰۱ء میں دستارِ فضیلت اور سندِ فراغت حاصل کی۔

تخصص فی الفقہ والافتاء: فراغت کے بعد جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی میں حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ ودیگر اساتذہ سے تخصص فی الفقہ والافتاء میں فیضیاب ہوئے اور امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔ روحانی سلسلہ کا تعلق حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد رحمہ اللہ سے تھا، جبکہ تفسیر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہم، شیخ الحدیث مولانا حمد اللہ جان ڈاگئی مدظلہم اور شیخ التفسیر مولانا مفتی زرولی خان مدظلہم کی تلمذ پر فخر کرتے ہیں۔ اکابر علماء کی ملاقات اور ان سے اجازتِ حدیث لینے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

درس وتدریس: تخصص سے فراغت کے بعد مفتی صاحب درس وتدریس کیلئے جامعہ ابوہریرہ تشریف لائے اور یہاں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی شفقتوں اور عنایتوں کا مرکز ومحور رہے۔ تقریباً آٹھ سال تک یہاں علمی دینی اور فقہی خدمات انجام دیتے رہے۔ مختلف علوم وفنون کی کتابیں آپ کے زیرِ درس رہیں۔ مفتی صاحب ایک قابل استاد اور شفیق اتالیق ہیں۔ طلباء آپ کے درس سے حد درجہ مطمئن ہوتے۔ احقر راقم کو بھی آپ سے تلمذ کی سعادت حاصل ہے۔ مفتی صاحب علمِ ادبِ عربی کے کتب کو بہت ذوق وشوق سے پڑھاتے ہیں ہیں۔ طلباء نے آپ کی درسی تقریریں مرتب کی ہیں۔ جن میں بعض کا تعارف درج ذیل ہے۔ یہ تقریرات اگرچہ شائع نہیں ہوئیں تاہم مخطوطات کی شکل میں محفوظ ہونا بھی حقانی فاضل کی للّٰہیت کی دلیل ہے۔

اسعد الغایات فی درس المقامات : عربی ادب میں مقامات حریریہ کو بہت اعلیٰ، بلند اور ارفع مقام حاصل ہے۔ عرصہ دراز سے درسِ نظامی میں پڑھائی جاتی ہے۔ وفاق المدارس کے نصاب میں بھی دس مقامے شامل ہیں۔ مفتی صاحب نو سال سے مقامات پڑھا رہے ہیں۔ اس دوران اکثر طلباء نے درسی نوٹس لکھیں، جو طلباء کے درمیان مشہور ہیں۔

اسعد المہمات فی دروس المعلقات :سبعہ معلقہ کو عربی زبان کی ادب میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کا تعلق چونکہ عرب کے زمانہ جاہلیت سے ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول مشہور ہے "شعر الجاھلیة دیوان العرب فان فیه تفسیر کتابکم و معانی کلامکم" جاہلیت کے اشعار عرب کے دیوان ہیں اس لئے کہ اس میں تمہارے کتاب کی تفسیر، کشف و وضاحت اور تمہارے کلام کے معانی ہیں۔

دینی مدارس میں سبعہ معلقہ کی تعلیم اور درس و تدریس کا اہتمام زیادہ ہے۔ مفتی صاحب کے ذمہ بھی سات سال تک سبعہ معلقہ زیر درس رہا۔ اسی کتاب کے بھی طلباء نے تقریرات لکھیں ہیں۔

اسعد الدراسة فی دروس باب الحماسہ : ابوتمام حبیب بن اوس کا منتخب و مرتب کردہ دیوان "دیوانِ حماسہ" عربی ادب و زبان کا بہترین شہ کار ہے۔ اس میں انہوں نے شعرائے عرب کے اصناف سخن کو جمع کیا ہے، عربی زبان چونکہ قرآن و حدیث کی زبان ہے، اس لئے مدارس کے رائج نصاب میں دیوانِ حماسہ بھی داخلِ درس ہے۔ مفتی صاحب دیوانِ حماسہ بھی عرصۂ دراز سے پڑھا رہے ہیں اور عربی ادب کے تشنگان کو سیراب کر رہے ہیں۔ طلباء نے حماسہ کے بھی نوٹ لکھے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

اسعد الکافی فی درس متن الکافی : عروض و قوافی اور اس کی اہمیت شعر و شاعری میں مسلم ہے، درجہ سادسہ میں متن الکافی درساً پڑھائی جاتی ہے۔ مفتی صاحب نے اور کتابوں کی طرح متن الکافی بھی نہایت آسان اور شستہ زبان میں پڑھائی۔ احقر نے درس کے دوران اسے محفوظ کیا۔ ان شاء اللہ عنقریب افادۂ عام کے لئے شائع کیا جائے گا۔

رسائل و جرائد میں مضامین : مفتی صاحب نے طالب علمی کے دوران اپنے اساتذہ سے مختلف کتابوں کے نوٹس لکھے ہیں جو آپ کے پاس محفوظ ہیں۔ ماہنامہ "القاسم" میں آپ کے مضامین اور فتاویٰ جات بھی شائع ہوتے رہیں جبکہ آپ کے زیادہ تر حل شدہ فتوے جامعہ ابوہریرہ کے دارالافتاء میں موجود ہیں۔ آج کل مفتی صاحب جامعہ رحمانیہ مینئی ضلع صوابی میں درجاتِ علیا کی کتابیں پڑھا رہے ہیں اور جامعہ رحمانیہ کے ترجمان مجلہ "الداعی" میں لکھ بھی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے اس قابل فخر فرزند کو توفیق عطا فرمادیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ لکھیں تاکہ آئندہ نسلیں اس سے مستفید ہوں ....

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر   نسلِ نو سے اک یہی تو رابطے رہ جائیں گے